خیبر پختونخواہ

عائلی عدالتوں کا قانون

فیملی کورٹس ایکٹ ۱۹۶۴ء

مغربی پاکستان ایکٹ نمبر ۳۵ مجریہ ۱۹۶۴ء

عائلی عدالتوں کے قیام کے اہتمام کے لیے ایک قانون

تمہید:

ہر گاہ کہ قرین مصلحت ہے کہ شادی بیاہ اور عائلی معاملات اور ان سے متعلقہ امور کی بابت تنازعات کا جلد تصفیہ کرنے اور نپٹانے کے لیے عائلی عدالتیں قائم کرنے کا اہتمام کیا جائے لہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

دفعہ 1: مختصر عنوان، وسعت اور آغاز۔

1۔ ایکٹ ہذا (خیبر پختونخواہ) عائلی عدالتوں کا قانون 1964ء کہا جائے گا۔

2۔ یہ ماسوائے قبائلی علاقہ جات کے تمام صوبہ خیبر پختونخواہ پر وسعت پذیر ہو گا۔

3۔ یہ ایسے علاقہ یا علاقوں اور ایسی تاریخ یا تواریخ سے نفاذ ہو گا جس کی حکومت سرکاری لسٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے اس بارے میں تصریح کرے گی۔

4۔ ایکٹ ہذا میں مذکور کسی امر کا اطلاق گارڈین وارڈز ایکٹ 1980ء کے تحت دائر کردہ کسی ایسی نالش یا درخواست پر نہ ہو گا جو ایکٹ ہذا کے نفاذ سے فوری قبل سماعت کے لیے کسی عدالت میں زیر التواء ہو اور ایسی تمام نالشوں اور درخواستوں کی سماعت اور فیصلہ اسی طرح کیا جائے گا گویا کہ ایکٹ ہذا نافذ ہی نہ ہوا ہو۔

5۔ گارڈین وارڈز ایکٹ 1890 کے تحت کوئی نالش یا درخواست جو ایکٹ ہذا کے نفاذ سے فوری قبل کسی عدالت میں سماعت کے لیے زیر التواء تھی اور جو محض اس بناء پر خارج کر دی گئی کہ ایسی نالش یا درخواست کی سماعت صرف ایکٹ ہذا کے تحت قائم شدہ کسی عائلی عدالت نے کرنی ہے باوجود اس کے کہ کسی دیگر قانون میں اس کے برعکس موجود ہو نالش یا درخواست کی سماعت اسی مرحلے سے شروع کرے گی جس مرحلے پر خارج ہونے کے وقت پہنچ چکی تھی۔

دفعہ 2: تعریفات:

1۔ماسوائے اس کے کہ متن اس کے برعکس متقاضی ہو اایکٹ ہذا میں درج ذیل الفاظ کے وہی معنی ہوں گے جو انہیں بالترتیب دیئے گئے ہیں یعنی:-

(الف) "ثالثی کونسل" اور "چیئرمین" سے وہی معنی مراد ہوں گے جو انہیں بالترتیب مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس 1961ء میں دیئے گئے ہیں۔

(ب) "عائلی عدالت" سے مراد ایکٹ ہذا کے تحت تشکیل کردہ عدالت ہے۔

(ج) "حکومت" سے مراد حکومت خیبر پختونخواہ ہے۔

(د) "فریق" میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جس کی تنازعہ میں شمولیت مناسب تصفیہ کے لیے ضروری سمجھی جائے اور جسے عائلی عدالت ایسے تنازعہ میں بطور فریق شامل کرے۔

(ہ) "مقرر کردہ" سے مراد ایکٹ ہذا کے تحت وضع شدہ قواعد میں مقرر کردہ ہے۔

2۔ایسے الفاظ اور محاورات جو ایکٹ ہذا میں استعمال کئے گئے ہیں لیکن جن کی اس میں تعریف بیان نہیں کی گئی ان سے بالترتیب وہ معنی مراد ہوں گے جو انہیں مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908ء میں دیئے گئے ہیں۔

دفعہ 3: عائلی عدالتوں کا قیام:

حکومت ہر ضلع میں یا کسی ایسے دیگر مقام پر جیسا کہ وہ ضروری خیال کرے ایک یا زیادہ عائلی عدالتیں قائم کرے گی اور ہر ایسی عدالت کے لیے ایک جج مقرر کرے گی۔

دفعہ 4: جج کی اہلیت:

کسی شخص کو عائلی عدالت کا جج مقرر نہیں کیا جائے گا ماسوائے اس کے وہ ڈسٹرکٹ جج، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، سول جج یا دستور العمل دیوانی ریاست قلات کے تحت قاضی کے عہدہ پر مامود ہو یارہ چکا ہو۔

دفعہ 5: اختیار سماعت:

(1) مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس 1961ء اور مصالحتی عدالتوں کے آرڈیننس 1961ء کی شرائط کے تابع عدالتوں کو جدول (کے حصہ اول) میں تصریح کردہ امور کو منظور کرنے، سماعت کرنے اور تصفیہ کرنے کا بلاشرکت غیرے اختیار حاصل ہو گا۔

دفعہ 6: جائے اجلاس:

اس بارے میں حکومت کے کسی عمومی یا خصوصی احکام کے تابع کوئی عائلی عدالت اپنا اجلاس (ضلع یا ان علاقوں کے لیے جن کے لیے اس کا قیام عمل میں لایا گیا ہو) کے ایسے مکام یا مقام پر منعقد کرے گی جیسا کہ ڈسٹرکٹ جج مقرر کرے۔

دفعہ 7: دعویٰ دائر کرنا:

(1) عائلی عدالت کے روبرو ہر دعویٰ عرضی دعویٰ پیش کر کے یا ایسے دیگر طریقے سے واپس عدالت میں جیسا کہ مقرر کیا جائے دائر کیا جائے گا۔

(2) عرضی دعویٰ تنازعہ سے متعلق جملہ (ضروری) حقائق درج ہوں گے اور اس میں ایک جدول بھی شامل ہو گا جس میں عرضی دعویٰ کی تائید میں پیش کیے جانے والے گواہان کی تعداد کے نام اور پتے اور ان حقائق کا مختصر خلاصہ جو وہ حلفا بیان کریں گے درج ہو گا۔

(مگر شرط یہ ہے کہ تنسی نکاح کا عرضی دعویٰ سامان جہیز، نان ونفقہ، حق مہر، بیوی کی ذاتی جائیداد اور سامان، بچوں کی تحویل اور اپنے بچوں سے ملاقات کے لیے والدین کے حقوق سے متعلقہ مطالبات پر مشتمل ہو سکتا ہے، اور) (مزید) شرط یہ ہے کہ فریقین عدالت کی جانب سے کسی بھی گواہ کو کسی بعد کے مرحلے پر طلب کر سکتے ہیں اگر عدالت ایسی شہادت کو انصاف کے مفاد میں ضروری خیال کرے۔

دفعہ 8: مدعاعلیہ کو اطلاع:

(1) جب عائلی عدالت کو کوئی عرضی دعویٰ پیش کیا جائے تو وہ:-

(الف) مدعاعلیہ کی حاضری کے لیے تاریخ مقرر کرے گی جو 30 دن سے زائد نہ ہو گی۔

(ب) مدعاعلیہ کو اس میں مقرر کردہ تاریخ پر حاضری کے لیے سمن جاری کرے گی۔

(ج) عرضی دعویٰ کو پیش کیے جانے کے لیے تین دن کے اندر اندر بھیجے گی۔

(i)ہر مدعاعلیہ کو بذریعہ رجسٹری جاا خذ رسید (یا بذریعہ کوریئر سروس یا دونوں کے ذریعے) دعویٰ کا نوٹس بمعہ عرضی دعویٰ کی نقل دفعہ کی ذیلی دفعہ 3 میں محولہ دستاویزات کی نقول اور

(ii) اس یونین کونسل کے چیئرمین کو جس کے دائرہ اختیار میں مدعاعلیہم جیسی کہ صورت ہو، رہائش پزیر ہوں اور اگر مدعاعلیہم مختلف یونین کونسلوں کے دائرہ اختیار میں رہائش پزیر ہوں تو ہر یونین کونسلوں کے چیئرمین کو دائر کئے گئے دعویٰ کا ایک نوٹس

۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کی شق (ب) کے تحت جاری کردہ ہر وسمن کے ہمراہ عرضی دعویٰ کی ایک نقل، دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (2) میں مذکور جدول کی نقل اور مذکورہ دفعہ کی ذیلی دفعہ (3) میں محولہ دستاویزات اور فہرست دستاویزات کی نقول شامل کی جائیں گی۔

(3) ذیلی دفعہ (1) کی شق (ج) کے تحت نوٹس موصول ہونے پر چیئرمین یونین کونسل کے نوٹس بورڈ پر ایسے نوٹس کو مسلسل 7 دن تک آویزاں رکھے گا اور اس مدت کے گزرنے کے بعد جتنی جلدی ممکن ہوسکے عائلی عدالت کو نوٹس کی اس طرح نمائش کئے جانے کی بابت اطلاع دے گا۔

(4) عرضی دعویٰ اور اس کے منسلکات کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (ب) یا(ج) میں دیئے گئے احکام کے طریقہ کار کے مطابق مدعاعلیہ پر عرضی دعویٰ کی تعمیل باضابطہ تعمیل تصور کی جائے گی۔

(5) ذیلی دفعہ (1) کی شق (ج) کے تحت ہر نوٹس اور اس کے تعمیل مدعی کے خرچہ پر کرائی جائے گی اور ایسی تعمیل کے لیے ڈاک خرچ مدعی کو عرضی دعویٰ دائر کرتے وقت جمع کرانا ہوگا۔

(6) ذیلی دفعہ (1) کی شق (ب) کے تحت جاری کردہ سمن کی تعمیل مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 کے حکم نمبر 5 قواعد 9، 10، 11، 16، 17، 18، 19، 20، 21، 23، 24، 25، 26، 27، 28، اور 29 میں مذکور طریقہ کار کے مطابق کرائی جائے گی۔ سمنوں کے اخراجاتی تشخیص اور ان کی ادائیگی مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908ء کے تحت جاری ہونے والے سمنوں کی طرح کی جائے گی۔

وضاحت:-

دفعہ ہذا کے مقاصد کے لیے الفاظ "یونین کونسل" سے مراد ایکٹ انتخابی ادارہ 1964 کی دفعہ 57 کے تحت تشکیل شدہ یونین کونسل، ٹاون کمیٹی یا یونین کمیٹی ہے۔

پنجاب (ترمیمی) ایکٹ xxiv بابت 1971ء:

مغربی پاکستان عائلی عدالتوں کے قانون 1964ء جسے بعد ازاں مذکورہ ایکٹ کہا جائے گا دفعہ 8 میں:-

(1) ذیلی دفعہ (1) میں شق (ج) کی بجائے مندرجہ ذیل شقوں میں تبدیل کیا جائے گا۔ "(ج) عرضی دعویٰ کے دائر ہونے کے لیے 3 دن کے اندر ہر مدعا علیہ کو بذریعہ رجسٹری ڈاک باخذ رسید، دعویٰ کا نوٹس بمعہ عرضی دعویٰ کی نقل دفعہ (3) محولہ دستاویزات اور فہرست دستاویزات کی نقول بھیجی جائے گی"۔ اور

(ii) ذیلی دفعہ (3) اور دفعہ ہذا کے آخر میں واقع توضیح حذف کر دی جائے گی یعنی اب عائلی عدالت کسی چیئر مین کو نوٹس بھیجے گی تو چیئر مین نوٹس کو یونین کونسل بورڈ پر آویزاں نہیں کرے گا اور نہ ہی اس بارے میں عائلی عدالت کو مطلع کرے گا۔

دفعہ 9 تحریری بیان (جواب دعویٰ):

(1) دفعہ 8 ذیلی دفعہ (1) کی شق (الف) کے تحت مقرر کی گئی تاریخ پر مدعی اور مدعا علیہ عائلی عدالت کے روبرو پیش ہوں گے اور مدعا علیہ اپنا تحریری بیان داخل کرے گا اور اس کے ہمراہ اپنے گواہوں کی فہرست معہ ہر گواہ کی متوقع شہادت با خلاصہ بھی لف کرے گا۔

(الف) جب کوئی دعویٰ اعادہ حقوق زن آشوئی پہلے سے زیر سماعت نہ ہو تو مدعا علیہ خاوند دعویٰ تنسیخ نکاح یا دعویٰ حصول خرچہ نان و نفقہ کے اپنے جواب میں دعویٰ اعادہ حقوق زن شوئی کی ڈگری کی استدعا کر سکتا ہے جو کہ عرضی دعویٰ تصور کیا جائے گا اور اس کے لیے کوئی الگ دعویٰ نہیں کیا جائے گا۔

(ب) ایک مدعا علیہا بیوی دعویٰ اعادہ حقوق زن شوئی کے لیے اپنے جواب دعویٰ میں تنسیخ نکاح بشمول خلع کی استدعا کر سکتی ہے جو کہ ایک عرضی دعویٰ تصور کیا جائیگا اس کے لیے کوئی دعویٰ نہیں کیا جائے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ دفعہ 10 ذیلی دفعہ 4 کی شرط وہاں اطلاق پزیر ہو گی جہاں تنسیخ نکاح کی ڈگری خلع کی بنیاد پر جاری کی جانی ہو۔

(2) جب مدعا علیہ کسی دستاویز پر انحصار کرتا ہو جو اس کے قبضہ اختیار میں ہو تو وہ اصل یا اس کی نقل کو جواب دعویٰ کے ہمراہ عدالت میں پیش کرے گا۔

(3) جب وہ اپنے جواب دعویٰ کی تائید میں بطور شہادت کسی دیگر پر انحصار کرتا ہو جو اس کے قبضے یا اختیار میں نہ ہو تو وہ (جواب دعویٰ میں ان دستاویزات کے متعلقہ ہونے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے ایسی دستاویزات کا ایک فہرست میں اندراج کرے گا جو کہ جواب دعویٰ کے ساتھ منسلک کی جائے گی۔

(4) جواب دعویٰ فہرست گواہان اور ذیلی دفعہ (1) میں مذکور شہادت کا خلاصہ اور ذیلی دفعہ (2) میں مذکور دستاویزات کی نقول عدالت میں حاضر مدعی، اس کے نمائندے یا وکیل کو فراہم کی جائیں گی۔

(5) اگر مدعاعلیہ اس تاریخ پر جو عائلی عدالت نے اس کی حاضری کے لیے مقرر کی تھی حاضر ہونے میں ناکام رہے تو:-

(الف) اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سمن یا نوٹس کی مدعاعلیہ پر مناسب طور پر تعمیل کروائی گئی تو عائلی عدالت یکطرفہ کاروائی شروع کر سکتی ہے۔

مگر شرط یہ کہ جب عائلی عدالت نے یکطرفہ کاروائی کر کے مقدمہ کی سماعت ملتوی کر دی ہو اور مدعاعلیہ مقدمہ کی سماعت کے موقعہ پر یا اس سے قبل پیش ہو جائے اور اپنی سابقہ غیر حاضری کی معقول وجہ بیان کرے تو ایسی شرائط پر جو عائلی عدالت عائد کرے اس کے جواب دعویٰ کی وسماعت اسی طرح کی جائے گی گویا کہ وہ اپنی حاضری کے لیے مقررہ تاریخ پر حاضر ہوا تھا اور

(ب) اگر یہ ثابت نہ ہو سکے تو دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (4) کے احکام کے مطابق مدعاعلیہ پر سمن کی مناسب تعمیل کروائی گئی تو عائلی عدالت کو نئے سمن اور نوٹس جاری کرے گی اور دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق ہائے (ب) و(ج) کے احکام کے مطابق ان کی تعمیل کروائے گی۔

(6) ایسی صورت میں جبکہ مدعاعلیہ کے خلاف ایکٹ ہذا کے تحت یکطرفہ ڈگری جاری کر دی گئی تو وہ ڈگری کے صادر ہونے کے بعد ذیلی دفعہ (7) کے تحت نوٹس کی تعمیل کے تیس دن کے اندر اس عائلی عدالت کو مطمیئن کر دے کہ اسے سمن کی تعمیل نہیں کروائی گئی تو وہ معقول وجہ کی بناء پر حاضر ہونے سے قاصر تھا تو عائلی عدالت مدعی سے نوٹس کی تعمیل کروانے کے بعد اور خرچہ کی بابت ایسی شرائط پر جو وہ مناسب سمجھے اس کے خلاف جاری کردہ ڈگری منسوخ کرنے کا حکم صادر کرے گی اور مقدمہ میں مزید کاروائی کے لیے کوئی تاریخ مقرر کر دے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب ڈگری ایسی نوعیت کی ہو کہ اسے صرف مدعاعلیہ کے خلاف منسوخ کی کا سکتا ہے تو اسے تمام یا دیگر مدعاعلیہم میں سے کسی کے خلاف بھی منسوخ کیا جا سکے گا۔

(7) عائلی عدالت ذیلی دفعہ (6) میں مذکور یکطرفہ ڈگری کے اجراء کی اطلاع معہ ڈگری کی مصدقہ نقل ڈگری کے اجراء کے تین دن کے اندر بذریعہ تعمیل کنندہ یا رجسٹری ڈاک با اخذ رسید یا بذریعہ کوریئر سروس یا کسی دیگر طریقے یا ذرائع سے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے مدعاعلیہ کع بھیجے گی۔

(8) ذیلی دفعہ (7) میں مذکور طریقہ کار کے مطابق نوٹس اور اس کے منسلکات کی تعمیل، مدعا علیہ پر نوٹس اور ڈگری کی تعمیل تصور کی جائے گی۔

دفعہ 10: سماعت مقدمہ سے قبل کاروائی:

(1) جب تحریری بیان داخل کیا جائے تو عدالت مقدمہ کی ابتدائی سماعت کے لیے کوئی نزدیک کی تاریخ مقرر کرے گی۔

(2) ایسی مقرر کردہ تاریخ پر عدالت عرضی دعویٰ، تحریری بیان (اگر کوئی ہو) اور شہادت کا خلاصہ اور داخل کردہ دستاویزات کا معائنہ کرے گی اور اگر وہ مناسب سمجھے تو فریقین اور ان کے وکلاء کو سماعت کرے گی۔

(3) سماعت مقدمہ سے قبل کی کاروائی میں عدالت فریقین کے مابین متنازعہ امور کا تعین کرے گی اور شہادت قلمبند کرانے کے لیے کوئی تاریخ مقرر کرے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی عدالت یا ٹریبونل کے کسی فیصلے پر تجویز سے قطع نظر اگر مصالحت ناکام ہو جائے تو عائلی عدالت تنسیخ نکاح کے دعویٰ میں فی الفور تنسیخ نکاح کی ڈگری جاری کرے گی اور بیوی کی طرف سے نکاح کے موقع پر نکاح کے بدل میں وصول کیا گیا حق المہر بھی خاوند کو واپس دلائے گی۔

دفعہ 11 شہادت کی قلمبندی:

(1) شہادت (قلمبند) کرنے کے لیے مقررہ تاریخ پر عائلی عدالت فریقین کی طرف سے پیش کردہ گواہان کا اس ترتیب سے اظہار لے گی جو وہ مناسب سمجھے۔

(2) عدالت کسی گواہ کی حاضری کے لیے کوئی سمن جاری نہ کرے گی ماسوائے س کے کہ تنقیحات کے موضع ہونے کے تین دن کے اندر اندر کوئی فریق عدالت کو اس مر سے مطلع کر دے کہ وہ کسی گواہ کو بذریعہ عدالت طلب کرنا چاہتا ہے اور عدالت مطمئین ہو کہ ایسے فریق کے لیے گواہ کو پیش کرنا ممکن نہیں ہے۔

(3) گواہان اپنے الفاظ میں اپنی شہادت پیش کریں گے۔

مگر شرط یہ ہے کہ عائلی عدالت کوئی ایسا سوال پوچھنے سے منع کر دے جو اس کے نزدیک نازیبا، توہین آمیز یا بے ہودہ ہو یا اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ یہ توہین یا تنگ کرنے کے ارادے سے یا بلا ضرورت کیا گیا ہے۔

(الف) عائلی عدالت اگر مناسب سمجھے تو کسی گواہ سے کسی ایسے نقطہ کی بابت جو مقدمہ میں اہم خیال کرتی ہو مزید وضاحت کی غرض سے کوئی سوال کر سکتی ہے۔

(4) عائلی عدالت کسی گواہ کو حلفیہ بیان کی صورت میں شہادت دینے کی اجازت دے سکتی ہے۔ مگر شرطیہ ہے کہ اگر عدالت مناسب سمجھے تو وہ اس گواہ کو ذیلی دفعہ 3 کے مطابق مزید استفسار کی غرض سے طلب کر سکتی ہے۔

دفعہ 12 سماعت مقدمہ کا اختتام:

(1) دونوں طرف کی شہادت کے اختتام کے بعد عائی عدالت ایک مرتبہ پھر فریقین کے مابین راضی نامہ یا مصالحت کرانے کی کوشش کرے گی۔

(2) اگر ایسا راضی نامہ یا مصالحت ممکن نہ ہو تو عائلی عدالت اپنا فیصلہ صادر کر کے ڈگری جاری کر دے گی۔

دفعہ 12 (الف) مقدمات معینہ مدت میں نپٹائے جائیں گے:

ایک عائلی عدالت کسی مقدمہ بشمول دعویٰ تنسیخ نکاح کو دائر کیے جانے کی تاریخ سے 6 ماہ کی مدت کے اندر اندر نمٹا دے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب 6 ماہ کے اندر کسی مقدمہ کا تصفیہ نہیں کیا جاتا تو کسی بھی فریق کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ عدالت عالیہ کو ضروری ہدایت کے لیے جیسی کہ عدالت عالیہ مناسب سمجھے درخواست گزارے۔

<u>دفعہ 13 ڈگریوں کا اجراء:</u>

(1) عائلی عدالت مقرر کردہ صورت میں اور طریقے سے ڈگری جاری کرے گی اور اس کے کوائف مقرر کردہ رجسٹر میں درج کرے گی۔

(2) ڈگری کی تعمیل میں اگر عائلی عدالت کے روبرو کوئی رقم ادا کی جائے یا کوئی جائیداد حوالہ کی جائے تو ایسی ادائیگی یا جائیداد کی حوالگی، جیسی کہ صورت ہو، کا مذکورہ بالا رجسٹر میں اندراج کرے گی۔

(3) جب کوئی ڈگری رقم کی ادائیگی سے متعلق ہو اور ڈگری کی رقم عدالت کی طرف سے مقرر کردہ میعاد کے اندر (جو کہ 30 دن سے زائد نہ ہو گی) ادا نہ کی جائے تو عدالت اگر اس کی بابت حکم صادر کرے تو وہ رقم بطور بقایاجات مالگزاری وصول کی جائے گی اور وصول ہونے پر ڈگری دار کو ادا کر دی جائے گی۔

(4) ڈگری کی تعمیل وہ عدالت کرائے گی جس نے وہ جاری کی ہو یا کوئی ایسی دیگر دیوانی عدالت جسے ڈسٹرکٹ جج کسی خصوصی یا عمومی حکم کے تحت ہدایت کرے۔

(5) عائلی عدالت اگر مناسب سمجھے ایسی ہدایت جاری کر سکتی ہے کہ اس کی طرف سے جاری کردہ کسی ڈگری کے تحت واجب الادا رقم ایسی اقساط میں ادا کی جائے جو وہ مناسب سمجھے۔

دفعہ 14 اپیل:

(1) کسی دیگر نافذ الوقت قانون میں کسی امر کی موجودگی سے قطع نظر عائلی عدالت کا صادر کردہ کوئی فیصلہ یا جاری کردہ کوئی ڈگری قابل اپیل ہو گی۔

(الف) : جب عائلی عدالت کی صدارت کسی ڈسٹرکٹ جج، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج یا کسی ایسے دیگر شخص نے کی ہو جسے حکومت کی جانب سے ڈسٹرکٹ جج یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کا عہدہ اور رتبہ تفویض کیا گیا ہو تو ہائی کورٹ کو اور

(ب) کسی دیگر صورت میں ڈسٹرکٹ کورٹ کو

(2) عائلی عدالت کی جاری کردہ کسی ڈگری کے خلاف اپیل دائر نہیں کی جاسکے گی۔

(الف) جو تنسیخ نکاح کی بابت ہو ماسوائے اس صورت کے کہ قانون انفساخ ازدواج مسلمانان بابت 1939ء کی دفعہ 2 کی شق (د) کی مد (VIII) میں مذکور وجوہات کی بناء پر کی گئی ہو۔

(ب) جو ایسے حق مہر یا سامان جہیز کی بابت ہو جس کی مالیت 30 ہزار روپے سے زائد نہ ہو،

(ج) جو ایک ہزار روپے یا اس سے کم ماہانہ خرچہ نان و نفقہ کی بابت ہو۔

(3) عائلی عدالت کے جاری کردہ کسی عبوری حکم کے خلاف کوئی اپیل یا نگرانی دائر نہیں کی جاسکے گی۔

(4) ذیلی دفعہ 1 میں مذکور عدالت اپیل کو 4 ماہ کی مدت کے اندر نپٹا دے گی۔

دفعہ 15: عائلی عدالت کا گواہ طلب کرنے کا اختیار:

(ا) عائلی عدالت کسی شخص کو حاضر ہونے ہونے اور شہادت دینے کے لیے یا کوئی دستاویز پیش کرنے یا کرانے کے لیے سمن جاری کر سکتی ہے،

مگر شرط یہ ہے کہ:۔

(الف) کسی شخص کو جو ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۱۳۳ کی ذیلی دفعہ (ا) کے تحت کسی عدالت میں ذاتی طور پر حاضر ہونے سے مستثنٰی ہے اُسے اصالتاً حاضر ہونے کے لیے طلب نہیں کیا جائے گا۔

(ب)عائلی عدالت کسی گواہ کے سمن جاری کرنے سے یا پہلے سے جاری شدہ سمن پر عمل درآمد کرنے سے انکار کر سکتی ہے۔ جب عدالت کی رائے میں گواہ کی حاضری ایسی تاخیر، خرچہ یا تکلیف کے باعث کے بغیر حاصل نہیں کی جا سکتی جو کہ ایسے حالات میں نامناسب ہو گا۔

(۲)اگر عائلی عدالت نے کسی شخص کو حاضر ہو کر شہادت دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے کے لیے سمن جاری کئے ہوں اور وہ شخص جان بوجھ کر سمن کی حکم عدولی کرے تو عائلی عدالت ایسی حکم عدولی پر دست اندازی کرنے کی مجاز ہو گی اور ایسے شخص کو وضاحت کا موقع دینے کے بعد جو جرمانہ کے سزا دے سکتی ہے کہ ایک ہزار روپے سے زائد نہ ہو گا۔

دفعہ 16: عائلی عدالت کی توہین:

کوئی شخص عائلی عدالت کی توہین کا مرتکب ہو گا اگر جائز قانونی عذر کے بغیر:-

(الف) عائلی عدالت کی توہین کرتا ہے یا۔

(ب) عائلی عدالت کے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا کرتا ہے، یا

(ب ب) عدالت کے احاطہ کے اندر کسی شخص سے پر سلوک کرتا ہے یا گندی زبان استعمال کرتا ہے یا دھمکیاں دیتا ہے یا جسمانی قوت استعمال کرتا ہے یا کسی صورت میں ڈراتا دھمکاتا ہے، یا

(ج) عائلی عدالت کی طرف سے کیے گئے سوال کا جواب دینے سے انکار کرتا ہے جس کا جواب دینے کا وہ پابند ہے، یا

(د) عائلی عدالت میں سچ بولنے کے لیے حلف اٹھانے سے یا دیئے گئے بیان پر دستخط کرنے سے انکار کرتا ہے۔اور عائلی عدالت بلاتاخیر اس توہین کے لیے اس شخص پر مقدمہ چلا کر اسے سزائے جرمانہ دو ہزار روپے سے زائد نہ ہو دے سکتا ہے۔

دفعہ 17: قانون شہادت اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکامات کا اطلاق نہ ہو گا:

(1)ماسوائے اس کے کہ ایکٹ ہذا میں اس کے تحت صریحاً کوئی حکم جاری کیا گیا ہو(قانون شہادت 1984) اور مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908ء کے احکامات (ماسوائے دفعات 11 اور 12 کے) عائلی عدالت کے روبرو (جدول کے حصہ اول کی بابت) کا روائیوں پر اطلاق پزیر نہ ہوں گے۔

(2) قانون حلف نامہ 1873ء کی دفعات 8 تا 11 عائلی عدالت کے روبرو تمام کاروائیوں پر اطلاق پزیر ہوں گی۔

دفعہ 17 الف: خرچہ ونفقہ کے لیے عارضی حکم:

خرچہ ونفقہ کے دعویٰ میں کاروائیوں کے کسی بھی مرحلہ پر عائلی عدالت نان ونفقہ کی بابت عبوری حکم جاری کر سکتی ہے جس کے تحت ادائیگی ہر ماہ 14 تاریخ سے قبل کی جائے گی۔ اس میں ناکامی کی صورت میں عدالت مدعاعلیہ کی صفائی کا موقعہ ختم کر دے گی اور دعویٰ ڈگری کر دے گی۔

دفعہ 17 ب: عائلی عدالت کا کمیشن جاری کرنے کا اختیار:

ایسی شرائط اور حدود کے تابع جو مقرر کی جاسکتی ہیں عدالت (درج ذیل کے لیے) کمیشن جاری کر سکتی ہے۔

(الف) کسی شخص کا اظہار لینا

(ب) مقامی تفتیش کرنا اور

(ج) کسی جائیداد یا دستاویز کا معائنہ کرنا۔

دفعہ 18: نمائندوں کے ذریعے حاضری:

اگر کوئی شخص جسے ایکٹ ہذا کے تحت عائلی عدالت کے روبرو بطور گواہ کے علاوہ طلب کیا گیا ہو کوئی پردہ نشین عورت ہو تو عائلی عدالت اس امر کی اجازت دے سکتی ہے کہ اس کی بجائے اس کا کوئی با اختیار نمائندہ پیش ہو جائے۔

دفعہ 19: کورٹ فیس:

کورٹ فیس ایکٹ 1870ء (1870 کا ساتواں) میں مذکور امر سے قطع نظر کسی عرضی دعویٰ یا اپیل کی یاداشت پر ایکٹ ہذا کے تحت دعویٰ یا اپیل کی کسی قسم پر ادا کی جانے والی کورٹ پندرہ (15) روپے ہو گی۔

پنجاب (ترمیمی) ایکٹ XIV بابت 1973ء

جہاں تک مغربی پاکستان عائلی عدالتوں کے قانون 1964ء کے صوبہ پنجاب پر اطلاق کا تعلق ہے دفعہ ہذا میں الفاظ ایک روپیہ کی بجائے الفاظ پندرہ روپے کا تبدیل کیا جائے گا۔

دفعہ 20: عائلی عدالت جوڈیشل مجسٹریٹ کے اختیارات استعمال کرے گی۔

عائلی عدالت مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898ء (1898ء کا پانچواں) کے تحت درجہ اول کے جوڈیشل مجسٹریٹ کے تمام اختیارات کی حامل ہوگی اور استعمال کرے گی۔

دفعہ 21: مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس کے احکامات اطلاق پزیر ہوں گے:

(1) ایکٹ ہذا میں موجود کسی امر کا مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس 1961ء یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے احکامات میں سے کسی پر اثر انداز تصور نہیں کیا جائے گا۔ اور مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ 9،8،7، اور 10 کے احکامات عائلی عدالت کی جانب سے اسلامی قانون کے تحت کئے گئے نکاح کی تنسیخ، خرچہ ونفقہ یا حق مہر کی بابت جاری کردہ کسی ڈگری پر اطلاق پزیر ہوں گے۔

(2) جب کوئی عائلی عدالت اسلامی قانون کے تحت کئے گئے نکاح کے انفساخ کی بابت ڈگری جاری کرے تو عدالت ایسی ڈگری صادر کرنے کے سات دن کے اندر کی ایک مصدقہ نقل بذریعہ رجسٹری ڈاک مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس 1961ء میں حوالہ دیئے گئے متعلقہ چئرمین کو ارسال کرے گی اور ایسی نقل وصول ہونے پر چئرمین اسی طرح کاروائی کرے گا گویا کہ اس نے اطلاق کی بابت مذکورہ آرڈیننس کے تحت مطلوبہ اطلاع وصول کی ہو۔

(3) کسی دیگر قانون میں موجود کسی برعکس امر سے قطع نظر، اسلامی قانون کے تحت کئے گئے نکاح کے انفساخ کی ڈگری۔

(الف) موثر نہ ہوگی جب تک کہ اس دن سے جس دن ذیلی دفعہ (2) کے تحت چیئرمین کو اس کی نقل ارسال کی گئی تھی 90 دن نہ گزر جائیں۔

(ب) غیر موثر ہوگی اگر شق (الف) میں مقررہ میعاد کے اندر مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس 1961ء کے احکام کے مطابق فریقین کے مابین مصالحت ہوگئی ہو۔

پنجاب ترمیمی ایکٹ XXIV مرجیہ 1971ء:

مذکورہ ایکٹ میں دفعہ 21 کی ذیلی دفعات (2)، (3) کو منسوخ کرتے ہوئے دفعہ 21 یوں پڑھی جائے گی۔

دفعہ 21: مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس 1961ء کے احکام پر اثرانداز ہونا:

ایکٹ ہذا میں کسی امر کا عائلی قوانین کے آرڈیننس بابت 1961ء یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کے احکام میں سے کسی پر اثرانداز ہونا تصور نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ 21 (الف): دوران سماعت دعویٰ عبوری حکم:

عائلی عدالت ایک دعویٰ میں کسی فریق مقدمہ کی کسی متنازعہ کا دیگر جائیداد کی محفوظ کرنے اور بچانے کے لیے کوئی عبوری حکم جاری کر سکتی ہے۔ جس کی حفاظت ڈگری کی تعمیل میں جب کبھی بھی وہ جاری کی جائے ضروری خیال کی جاتی ہے۔

دفعہ 22: عائلی عدالت کی طرف سے حکم امتناعی کے اجراء کی ممانعت:

عائلی عدالت کو کسی چیئرمین یا ثالثی کونسل کے روبرو کسی کاروائی کے خلاف حکم امتناعی جاری کرنے یا اسے روکنے کا کوئی اختیار حاصل نہ ہو گا۔

دفعہ 23: مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس 1961ء کے تحت رجسٹرڈ شدہ شادی کے جواز پر عائلی عدالتیں اعراض نہیں کریں گی۔

کوئی عائلی عدالت مسلم عائلی قوانین کے آرڈیننس بابت 1961ء کے احکام کے مطابق رجسٹرڈ شدہ کسی شادی کے جواز پر اعتراض نہیں کر سکے گی اور نہ ہی مذکورہ عدالت کے روبرو اس کے متعلق کوئی شہادت قابل سماعت ہو گی۔

دفعہ 24: عائلی عدالتیں یونین کونسلوں کو ان معاملات سے مطلع کریں گی جو مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کے تحت درج رجسٹرڈ نہ ہوئے ہوں۔

اگر عائلی عدالت کے روبرو کسی کاروائی کے دوران عدالت کے علم میں یہ بات لائی جائے کہ مسلم عائلی قوانین کو منتقل کر دے۔

(ب) ایکٹ ہذا کے تحت کسی اپیل یا دیگر کاروائی کو ایک ضلع کی ڈسٹرکٹ کورٹ سے دوسرے ضلع کی ڈسٹرکٹ کورٹ کو منتقل کر دے۔

2۔ ایک ڈسٹرکٹ جج اختیار سماعت کے ضلع کے اندر خواہ فریق (مقدمہ) کی درخواست پر یا اپنی صوابدید پر بذریعہ تحریری حکم ایکٹ ہذا کے تحت کسی دعویٰ یا دیگر کاروائی کو ایک عائلی عدالت سے دوسری عائلی عدالت کو منتقل کر سکتا ہے۔

3۔ کسی عدالت کو جسے ماقبل ذیلی دفعات کے تحت کوئی دعویٰ، اپیل یا دیگر کاروائی منتقل کی گئی ہو ایکٹ ہذا میں موجود کسی امر سے قطع نظر اس (معاملہ) کو اسی طرح نپٹانے کا اختیار حاصل ہو گا، گویا کہ وہ اس کے روبرو دائر یا داخل کیا گیا تھا۔

مگر شرط یہ ہے کہ منتقلی پر یہ ضروری نہ ہو گا جانشین جج کاروائی کا نئے سرے سے آغاز کرے ماسوائے اس کے کہ جج ان وجوہات کی بناء پر جو قلمبند کی جائیں اس کے برعکس ہدایت کرے۔

سندھ (ترمیمی) ایکٹ II مجریہ 1997ء:

مغربی پاکستان عائلی عدالتوں کے ایکٹ 1964ء کا جہاں تک سندھ پر اطلاق کا تعلق ہے، دفعہ 25 (الف) کا اضافہ کیا گیا ہے۔

دفعہ 25(الف): مقدمات کی منتقلی:

1۔ کسی قانون میں موجود کسی امر سے قطع نظر، عدالت عالیہ کو اختیار ہو گا کہ وہ خواہ کسی فریق کی درخواست پر یا اپنی صوابدید پر بذریعہ تحریری حکم مجاز ہو گی کہ۔

(الف) ایکٹ ہذا کے تحت کسی دعویٰ یا دیگر کاروائی کو ایک عائلی عدالت سے اسی ضلع میں دوسرے عائلی عدالت کو یا ایک ضلع کی عائلی عدالت سے دوسرے ضلع کی عائلی عدالت کو منتقل کر دے، اور

(ب) ایکٹ ہذا کے تحت کسی اپیل یا دیگر کاروائیوں کو ایک ضلع میں ڈسٹرکٹ کورٹ سے دوسرے ضلع میں ڈسٹرکٹ کو منتقل کر دے۔

2۔ کسی عدالت کو جسے ماقبل ذیلی دفعہ کے تحت کوئی دعویٰ، یا اپیل کاروائی منتقل کی گئی ہو ایکٹ ہذا موجود کسی امر سے قطع نظر، اس (معاملہ) اسی طرح بپٹانے کا اختیار حاصل ہو گا گویا کہ وہ اس کے روبرو دائر یا داخل کیا گیا تھا۔

مگر شرط یہ ہے کہ دعویٰ کی منتقلی پر یہ ضروری نہ ہو گا کہ جانشین جج کاروائی کا نئے سرے سے آغاز کرے ماسوائے اس کے کہ جج ان وجوہات کی بناء پر جو قلمبند کی جائیں اس کے برعکس ہدایت کرے۔

دفعہ 25 (ب) ہائیکورٹ اور ڈسٹرکٹ کورٹس کی طرف سے کاروائی روک دینے کا حکم:

ایکٹ ہذا کے تحت کوئی دعویٰ یا اپیل یا کاروائی روکی جا سکتی ہے۔

(الف) ڈسٹرکٹ کورٹ کے حکم سے اگر دعویٰ یا کاروائی اس کے دائرہ اختیار کے اندر کسی عائلی عدالت میں زیر سماعت ہو، اور

(ب) کسی دعویٰ، اپیل یا کاروائی کی صورت میں ہائیکورٹ کے حکم سے

مگر شرط یہ ہے کہ حکم امتناعی کی درخواست پر آخری فیصلہ ڈسٹرکٹ کورٹ یا ہائی کورٹ، جیسی کہ صورت ہو، کی طرف سے 30 دن کے اندر کیا جائے گا جس میں ناکامی کی صورت عبوری حکم امتناعی اپنا اثر کھو دے گا۔

دفعہ 26: قواعد وضع کرنے کا اختیار:

(1) حکومت سرکاری گزٹ میں بذریعہ نوٹیفکیشن ایکٹ ہذا کے احکامات کو بروئے کار لانے کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں شرائط کی عمومیت سے قطع نظر ایسے وضع کردہ قواعد منجملہ دیگر امور کے عائلی عدالتوں کے طریقہ کار جس پر وہ کاربند ہوں گے کا بھی اہتمام کریں گے جو کہ ایکٹ ہذا کے احکام کے منافی نہ ہوں گے۔

جدول

(1) تنسیخ نکاح (بشمول خلع)

(2) حق مہر

(3) خرچہ نان ونفقہ

(4) بچوں کی حوالگی اور ان سے ملنے جانے کے لیے والدین کے حقوق

(6) ولایت

(7) غلط دعویٰ ازدواج یعنی شادی کا جھوٹا دعویٰ

(8) سامان جہیز

(9) بیوی کی ذاتی جائیداد اور سامان

حصہ دوم

مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ XLV بابت 1860ء) ج ءدفعات 337- A(i)،337-F(i)،337،341،342،243، 344،345،346،352 اور 509 کے تحت جرائم ان میں امداد اور ان کی اعانت۔